علیؑ کی بیٹی

کیا جو وعدہ نبھایا علیؑ کی بیٹی نے
خدا کا نام بچایا علیؑ کی بیٹی نے

ہے لازوال زمانوں میں نام زینبؑ کا
ہے لم یذل کی مشیعت کلام زینبؑ کا
کبھی نہ بھولے گا خطبہ یہ شام زینبؑ کا
کہ ہر ضمیر جگایا علیؑ کی بیٹی نے

علیؑ کی بیٹی نے دنیا میں وہ کمال کیا
اُٹھی تو سینہِ باطل کو پائمال کیا
کسی نے پھر کبھی بیعت کا نہ سوال کیا
ستم کا چہرہ مٹایا علیؑ کی بیٹی نے

ہَوا کے سامنے نقشِ قدم یوں مٹنے لگے
علیؑ کے لہجے کی ہیبت سے دل سمٹنے لگے
گلے لعینوں کے تیغِ زباں سے کٹنے لگے
کچھ ایسے خطبہ سنایا علیؑ کی بیٹی نے

250

یزیدی فکر کو تدبیر سے شکار کیا
حسینؑ نہج کو منزل سے ہمکنار کیا
ردا کی تیغ سے ایسا شدید وار کیا
سرِ یزید اُڑایا علیؑ کی بیٹی نے

خدا کے دین کی حالت پہ ہو گئی بے چین
جلالِ لہجۂ حیدرؑ میں ڈھل گیا ہر بین
رگوں میں بہنے لگا خون بن کے عظمِ حسینؑ
تو اک حشر اُٹھایا علیؑ کی بیٹی نے

بیان کیسے ہو کیا ہے لہو شہیدوں کا
اساسِ کرب و بلا ہے لہو شہیدوں کا
بقائے دینِ خدا ہے لہو شہیدوں کا
اور اُس لہو کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

لہو شہیدوں کا دشتِ بلا کا رزق ہوا
رسن میں باندھ کے آلِ نبیؐ کو کھینچا گیا
یہ اور بات کہ لوٹی گئی سروں کی ردا
پہ دینِ حق کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

بَلا کے مظہرؔ و رضوانؔ کارزاروں سے
ستم کی دھوپ کے پہروں میں ریگزاروں سے
خدا کے دین کو پُر خار رہگُزاروں سے
پکڑ کے اُنگلی چلایا علیؑ کی بیٹی نے